طہارت

کے احکام ومسائل

فرمان رسول ﷺ



اَلطَّهُوْرُ شَطْرُ الإِيْمَانِ

(صحیح مسلم، حدیث:223)

Cleanliness
is half of
the Faith.

پاکیزگی
نصف ایمان ھے

www.afif.in

مؤلفہ
مولانا ندیم احمد انصاری
ڈائریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا
مہتمم مدرسہ نور محمدی ممبئی

ناشر
الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

طہارت

کے احکام ومسائل

تالیف

حضرت مولانا ندیم احمد انصاری حفظہ اللہ

ڈائریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

alfalahislamicfoundation@gmail.com

ناشر

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

کتاب سے پہلے.......

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم، اما بعد:

جو چیز جس جتنی اہم ہوتی ہے،اس کے مقدّ مات بھی اسی قدر اہم ہوتے ہیں۔اسلام میں تمام عبادات میں نماز کا درجہ سب سے بلند ہے اور نماز بغیر کامل طہارت کے ادا نہیں ہوتی، معلوم ہوا طہارت بھی نہایت اہم شئے ہے۔اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الطهور شطر الایمان-(صحیح مسلم:233)

یعنی طہارت آدھا ایمان ہے۔

'الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا'--- جس کی ہر ممکن کوشش مسلم برادران تک صحیح دینی معلومات آسان زبان میں پہنچانے کی ہوتی ہے--- کی جانب سے یہ مختصر رسالہ بنام 'طہارت کے احکام ومسائل' پیش کیا جارہا ہے، تاکہ قارئین مختصر وقت میں ضروری دینی مسائل کو بآسانی سمجھ سکیں اور یاد کرسکیں۔یہ مکمل رسالہ 'متاعِ آخرت، روزنامہ کانپور' سے مضمون کی شکل میں (بتاریخ ۱۹/صفر ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۲/دسمبر ۲۰۱۴ء) بھی شائع کیا جاچکا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور مؤلف محترم نیز ادارہ کے لیے ترقیات کا ذریعہ بنائے۔آمین

ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طہارت

شریعت اسلامی میں طہارت کی بڑی اہمیت ہے، کیونکہ اللہ پاک، پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(التوبۃ:108) نیز ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ طہارت و پاکی آدھا ایمان ہے۔(مسلم:223)

طہارت کے معنی

لغت میں طہارت کے معنی مطلق طور پر صفائی و پاکیزگی کے ہیں، اور شرعاً اس کے معنی حدث ونجاست سے پاکیزگی حاصل کرنا ہیں۔(الاختیار لتعلیل المختار:1/9) پس یہاں طہارت سے مراد وہ طہارت ہے، جس کے بغیر نماز وغیرہ جائز نہیں ہوتی۔(الخلاصۃ البھیۃ فی مذہب الحنیفۃ:53)

طہارت کی قسمیں

نمازی کے بدن کی طہارت چند قسموں پر ہے؛

(۱) استنجاء

(۲) وضو

(۳) غسل اور

(۴) تیمّم۔

انسان کا بدن اگر ناپاک ہو جائے تو اس پر سے نجاست زائل کر کے تین مرتبہ پے درپے پانی بہانا کافی ہے۔(المحیط البرھانی:1/381)

جب نجاست مخرج سے ایک درہم تک تجاوز کر جائے تو پانی سے نجاست کا ازالہ واجب ہوگا،اس صورت میں صرف ڈھیلے وغیرہ کا استعمال کافی نہیں۔(مراقی الفلاح:44)

استنجاء سے متعلق چند آداب

استنجاء کے وقت یہ باتیں پسندیدہ ہیں؛

(۱)سر ڈھک کر استنجاء کرنا

(۲)بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے داخلہ کی دعا پڑھنا

(۳)بیت الخلاء میں پہلے بایاں قدم داخل کرنا

(۴)بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے دایاں قدم باہر نکالنا

(۵)بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد نکلنے کی دعا پڑھنا۔(شامی:1/559،عالمگیری:1/50)

استنجاء سے متعلق چند مکروہات

استنجاء کے وقت یہ باتیں ناپسندیدہ ہیں؛

(۱) کھڑے کھڑے پورا ستر کھول دینا

(۲)بیت الخلا میں بیٹھے بیٹھے (بلاضرورت) گفتگو کرنا

(۳)بیت الخلاء میں زبان سے اللہ کا ذکر کرنا

(۴) اپنی شرمگاہ کو بلاضرورت دیکھنا

(۵) سبیلین سے نکلنے والی نجاست کوغور سے دیکھنا

(٦) نجاست کی جگہ میں تھوکنا یا ناک سنکنا

(۷) بیت الخلاء میں بلاضرورت کھنکھارنا

(۸) بیت الخلاء میں بیٹھے ہوئے، بدن کے کسی حصے سے کھیلنا

(۹) قضاءِ حاجت کے وقت آسمان کی طرف نظر کرنا

(۱۰) بلاضرورت دیر تک بیت الخلاء میں بیٹھے رہنا

(۱۱) بلاعذر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا

(۱۲) قضاءِ حاجت کے وقت، چہرہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف کرنا بھی سخت منع ہے۔

(شامی:1/559ز، ھندیہ:1/50)

وضو

لغت میں وضو کے معنی پاکیزگی حاصل کرنا اور شرعاً اس کے معنی ایک خاص طریقے پر منہ ہاتھ وغیرہ دھونا ہیں۔ (الاختیار لتعلیل المختار:1/9)

وضو کے فرائض

وضو میں یہ چار فرض ہیں؛

(۱) ایک مرتبہ پورا چہرہ دھونا۔ چہرہ کی حد لمبائی میں پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے

(۲)دونوں ہاتھ ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دھونا

(۳)دونوں پاؤں ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دھونا اور

(۴)ایک مرتبہ، چوتھائی سر کا مسح کرنا۔(سورۃ المائدۃ:6،نورالایضاح وغیرہ)

وضو کے سنن ومستحبات

وضو میں یہ چیزیں سنت اور مستحب وپسندیدہ ہیں؛

(۱)وضو کی نیت کرنا

(۲)وضو کی دعا پڑھنا

(۳)دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا

(۴)مسواک کرنا

(۵)تین مرتبہ کلی کرنا

(۶)تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا

(۷)اگر روزہ نہ ہو تو کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا

(۸)ڈاڑھی کا خلال کرنا، جبکہ ڈاڑھی گنجان ہو اور خلال کا وقت تینوں مرتبہ چہرہ دھونے کے بعد ہے

(۹)ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

(۱۰)ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا

(۱۱)دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح کرنا

(۱۲)وضو کے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا

(۱۳)اعضاءِ وضو کو پانی ڈال کر رگڑنا اور ملنا، خصوصاً موسم سرما میں

(۱۴)پہلے دائیں عضو کو دھونا

(۱۵)چہرے کے دھونے میں پیشانی کی طرف سے پانی بہانا اور شروع کرنا

(۱۶)ہاتھوں اور پیروں کے دھونے میں انگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کرنا

(۱۷)گردن کا مسح کرنا

(۱۸)ہتھیلی کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرنا

(۱۹)ترتیب وار وضو کرنا

(۲۰)پے در پے وضو کرنا

(۲۱)وضو کرنے کے لیے قبلہ کی طرف رخ کرکے بیٹھنا

(۲۲)اعضاءِ وضو کو دھوتے وقت پہلی بار میں ملنا

(۲۳)جس کا وضو ٹھہرتا ہو، اسے وقت سے پہلے وضو کر لینا

(۲۴)اگر انگوٹھی وغیرہ پہنی ہو تو اسے حرکت دینا، جبکہ حرکت دیے بغیر اس کے نیچے پانی پہنچ جائے، ورنہ یہ حرکت دینا فرض ہے

(۲۵)وضو از خود کرنا یعنی بلا ضرورت کسی سے مدد نہ لینا

(۲۶)وضو کرتے وقت بلا ضرورت کسی قسم کی دنیوی بات نہ کرنا

(۲۷)وضو کے بعد وضو کی دعا وغیرہ پڑھنا اور

(۲۸)پاک اور اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔(شامی: 1/256، عمدۃ الفقہ:

1/139-145،شمائل کبریٰ:6/224-225)

وضو کے مکروہات

یہ باتیں وضو میں ناپسندیدہ ہیں؛

(۱)پانی میں اسراف کرنا

(۲)پانی خرچ کرنے میں اتنی کمی کرنا کہ وضو کے اعضاء صحیح طور پر نہ دھل پائیں

(۳)اعضاءِ وضو کو تین مرتبہ سے زائد دھونا

(۴)چہرہ پر زور سے چھینٹا مارنا اور

(۵)قصداً خلافِ سنت وضو کرنا۔(مظاہر حق جدید:1/314)

نواقضِ وضو

وہ امور جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، یہ ہیں؛

(۱)پیشاب یا پاخانہ کے راستے سے کسی چیز کا نکلنا، مثلاً: پیشاب، منی، مذی، ودی، ریح، کیڑا، پاخانہ وغیرہ۔ البتہ جو ریح آگے کے مقام سے نکلے، اس سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۲)خون اور پیپ وغیرہ کا بدن سے نکل کر اپنی جگہ سے بہہ جانا

(۳)منہ بھر کر قے ہونا

(۴)بے ہوش ہو جانا، چاہے تھوڑی دیر کے لیے ہو

(۵)جنون، یعنی پاگل ہو جانا

(۶)کسی بالغ آدمی کا، جنازہ کی نماز کے علاوہ کسی اور نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا

(ے) ایسی ٹیک لگا کر سونا کہ اگر وہ ہٹا لی جائے تو سونے والا شخص گر پڑے اور سرین زمین سے جُدا ہو جائے، یا لیٹ کر سونا، خواہ چت لیٹے یا کروٹ سے۔ (قدوری:4، نمازِ احمد ﷺ:3-2 غیر مطوعہ)

وضو کا مکمل مسنون طریقہ

وضو کے لئے پاک اور اونچی جگہ بیٹھے اور دل میں یہ نیت کرے کہ میں یہ وضو خاص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب وعبادت کے لیے کرتا ہوں، صرف بدن یا منہ وغیرہ کا دھونا مقصود نہیں۔ وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ الخ پڑھے، پھر چُلّو میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو کلائی تک مَل مَل کر دھوئے، اس طرح کُل تین مرتبہ کرے، پھر دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ایک مرتبہ کلی کرے، پھر تین مرتبہ مسواک کرے، اس کے بعد دو کلیاں اور کرے، اس طرح تین کلیاں پوری ہو جائیں گی اور اگر روزہ نہ ہو تو کلی کے ساتھ غرغرہ بھی کرے یعنی کلی میں مبالغہ کرے۔ پھر دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ناک میں پانی داخل کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو اس میں بھی مبالغہ کرے، یعنی پانی نتھنوں کی جڑوں تک پہنچائے، اگر روزہ دار ہو تو نرم گوشت سے اوپر نہ چڑھائے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی نتھنوں میں پھیرے اور بائیں ہاتھ سے ناک سنکے۔ کل تین بار ناک میں پانی ڈالے اور ہر بار نیا پانی لے۔ پھر دونوں چلّو میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں سے پیشانی سے نیچے کو پانی ڈالے اور تمام منہ کو مَل کر دھوئے۔ سر میں عموماً جہاں سے بالوں کی ابتداء ہوتی ہے وہاں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک، اس طرح کہ سب جگہ پانی پہنچ جائے۔ دونوں ابروؤں اور

مونچھوں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے کوئی جگہ بال برابر بھی سوکھی نہ رہے۔ڈاڑھی کا بھی خلال کرے، پھر دو دفعہ اور پانی لے کر پورا چہرہ اسی طرح دھوئے اور ڈاڑھی کا خلال کرے، تا کہ تین مرتبہ پورا ہو جائے۔ پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ دھوئے، اس طرح کہ انگلیوں سے پانی ڈالنے کی ابتداء کرے اور اچھی طرح دونوں ہاتھوں کو مل کر دھوئے اور اگر انگلی وغیرہ میں انگوٹھی وغیرہ پہنی ہو تو اس کو حرکت دے، عورت چہرہ وغیرہ دھوتے وقت اپنی ناک، کان وغیرہ کے زیور کو بھی حرکت دے، ہاتھوں کو دھوتے وقت انگلیوں کا بھی خلال کرے، اس طرح کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے اور ان سے پانی ٹپکتا ہوا ہو۔ پھر دائیں ہاتھ میں پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو تر کر کے ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرے۔ اس طرح کہ ہتھیلی اور تمام انگلیوں کو سر کے اگلے حصہ پر رکھ کر پورے سر کا مسح کرتے ہوئے پیچھے کی طرف لے جائے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے۔ پھر اس کے بعد شہادت کی انگلی کے ذریعہ سے کان کے اگلے حصہ پر مسح کرے، اگر کان کے گوشے میں عطر وغیرہ کا پھایا رکھا ہو تو کان کا مسح کرتے وقت اس کو ہٹانا بھی سنت ہے اور اگر کان کے سوراخ میں رکھا ہو تو اس کا نکالنا مستحب ہے اور دونوں انگوٹھوں کے ذریعہ سے کان کے باہری حصہ کی طرف مسح کیا جائے، پھر انگلیوں اور ہتھیلی کی پشت سے گردن کا مسح کرے، لیکن گلے کا مسح نہ کرے۔ پھر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے پہلے دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین مرتبہ دھوئے اور ہر بار اس کی انگلیوں میں بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں سے نیچے سے اوپر کی جانب خلال کرلے اور پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے، پھر اسی طرح دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر بایاں پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور ہر بار اس کی انگلیوں کا بھی اسی طرح خلال

کرے، مگر انگوٹھے سے شروع کرے اور چھنگلیاں پر ختم کرے۔ وضو مکمل ہونے کے بعد مسنون اذکار اور تحیۃ الوضو کی دو رکعت نماز پڑھے۔(نماز احمد ﷺ:3 غیر مطبوعہ)

غسل

لغت میں تمام بدن کے دھونے کو غسل کہتے ہیں، لیکن شریعت میں ناپاکی دور کرنے یا ثواب حاصل کرنے کے لیے خاص طریقے سے تمام بدن کے دھونے کو غسل کہا جاتا ہے۔(اسلامی فقہ:1/169)

غسل کے فرض ہونے کے اسباب

غسل ان امور کے باعث فرض ہوتا ہے؛

(۱) جنابت (انزال یا احتلام وغیرہ) ہونا

(۲) حیض کا انقطاع اور

(۳) نفاس کا انقطاع۔(تاتارخانیہ:1/84)

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں؛

(۱) کلی کرنا، غسل میں غرغرہ فرض نہیں، سنت ہے، جب کہ روزہ نہ ہو، روزہ کی حالت میں صرف منہ بھر کر کلی کرنا ضروری ہے

(۲) ناک میں پانی ڈالنا

(۳) پورے بدن پر پانی بہانا۔ (الاختیار لتعلیل المختار:1/14)

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ غسل فرض ہونے کی صورت میں صرف کمر سے نیچے پانی گرالینا کافی ہے، ان کی اصلاح ضروری ہے، کیوں کہ جنابت سے پاکی حاصل کرنے کے لیے پورے جسم کو پاک کرنا ضروری ہے، جس میں مذکورہ بالا تین فرائض ہیں، صرف کمر سے نیچے پانی گرالینا کافی نہیں ہے۔ (فتاویٰ امارتِ شرعیہ:2/102)

غسل کی سنتیں

غسل میں یہ امور سنت ہیں:

(۱) ابتداءِ غسل کی نیت کرنا

(۲) بسم اللہ پڑھنا

(۳) دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین مرتبہ دھونا

(۴) استنجاء کرنا یعنی پیشاب و پاخانہ کے مقام کو دھونا، خواہ اس پر نجاست لگی ہو یا نہ لگی

(۵) اگر جسم کے کسی حصہ پر کوئی نجاست لگی ہو تو وضو و غسل سے پہلے اسے زائل کرنا

(۶) نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا

(۷) سر اور بدن پر تین مرتبہ پانی ڈالنا

(۸) ترتیب وار غسل کرنا، یعنی جس ترتیب سے یہ سنتیں بیان کی گئی ہیں، اسی ترتیب سے غسل کرنا

(۹) بدن کو ہاتھ سے ملنا

(۱۰) پانی کے استعمال میں نہ اسراف کرنا اور نہ کمی کرنا اور

(۱۱) ایسی جگہ پر غسل کرنا، جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ (ہندیہ: 1/14)

مستحبات غسل

غسل میں یہ امور مستحب وپسندیدہ ہیں؛

(۱) غسل کرتے وقت بلاضرورت کسی سے کوئی بات نہ کرنا

(۲) بدن کے تمام اعضاء کو اس طرح متواتر دھونا کہ جسم اور ہوا کے معتدل ہونے کے وقت میں پہلا حصہ خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دُھل جائے

(۳) غسل کے بعد بدن کو کسی کپڑے سے پوچھ ڈالنا، اس طرح کہ اعضاء پر غسل کا اثر باقی رہے

(۴) غسل کے بعد ستر ڈھانپنے میں جلدی کرنا اور

(۵) غسل سے فارغ ہو کر دو رکعت نفل نماز پڑھنا۔ (عمدۃ الفقہ: 1/193-194)

مکروہاتِ غسل

غسل میں یہ امور مکروہ وناپسندیدہ ہیں؛

(۱) پانی کے استعمال میں کمی یا زیادتی کرنا

(۲) برہنہ نہانے والے کا قبلہ رخ نہانا

(۳) بلا عذر ایسی جگہ نہانا، جہاں کسی کی نظر پڑتی ہو

(۴) ستر کھلے ہونے کی حالت میں بلاضرورت بات کرنا
(۵) مسنون طریقے کے خلاف غسل کرنا نیز
(۶) جو چیزیں وضو میں مکروہ ہیں وہ غسل میں بھی مکروہ ہیں۔(عمدۃ الفقہ : (1/194

غسل کا مکمل مسنون طریقہ

سب سے پہلے دل میں پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے اور بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، اگر بدن کے کسی حصہ پر کوئی ناپاکی لگی ہو تو اس سے بدن پاک کرلے، پھر استنجاء کرے، خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو، اس کے بعد مسنون طریقے پر وضو کرے، اب پہلے سر پر، پھر دائیں کندھے پر، اس کے بعد بائیں کندھے پر، اتنا پانی ڈالے کہ سر سے پاؤں تک پہنچ جائے اور بدن کو ہاتھ سے ملے اور جہاں بدن سوکھا رہنے کا اندیشہ ہو وہاں ہاتھ کے ذریعہ پانی بہانے کا خاص اہتمام کرے۔ یہ ایک مرتبہ ہوا، اس طرح کل تین مرتبہ کرے۔

تیمّم

تیمّم وضو اور غسل کا قائم مقام ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے، جو امت محمدیہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے، جو مٹی کے حکم میں ہو، بدن کو پاک کرنا 'تیمّم' کہلاتا ہے۔(طحطاوی علی المراقی:112-111)

تیمّم صحیح ہونے کی شرطیں

تیمّم صحیح اور درست ہونے کی یہ شرطیں ہیں؛

(۱)مسلمان ہونا

(۲)نیت کرنا

(۳)مسح کرنا

(۴) تین یا اس سے زائد انگلیوں سے مسح کرنا

(۵)مٹی یا اس کی جنس سے کوئی چیز موجود ہونا

(٦)مٹی کا پاک ہونا

(۷)پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا

(۸)حیض ونفاس منقطع ہونا اور

(۹) تیمّم کے اعضاء ؛چہرہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کا استیعاب کرنا۔(شامی: 1/393)

تیمّم کرنا کب جائز ہے؟

ان چھ صورتوں میں تیمّم کرنا جائز ہے؛

(۱) پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا یعنی کسی شخص سے پانی ایک میل یا اس سے زیادہ مسافت پر ہو اور وہاں تک پہنچنے میں نماز کا وقت فوت ہونے کا اندیشہ ہو

(۲) پانی کے استعمال کی وجہ سے مرض بڑھ جانے یا دیر سے شفاء ہونے کا خطرہ ہو

(۳) سخت سردی ہونا، جبکہ ٹھنڈے پانی کے استعمال سے جان کی ہلاکت یا اعضاء

کے شل ہونے کا خطرہ ہو

(۴) پانی کا ایسی خطرناک جگہ ہونا، کہ وہاں جا کر پانی لانے میں سخت نقصان کا خطرہ ہو، مثلاً: وہاں سانپ ہو، یا بھیانک آگ لگی ہو، یا آدمی ایسی صورت میں ہو کہ اگر وہاں سے ہٹ کر دوسری جگہ جائے تو اس کے مال کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو، وغیرہ وغیرہ

(۵) پانی صرف پینے کی ضرورت کے لیے کافی ہو اور اس سے وضو یا غسل کرنے سے قافلہ والوں یا ان کے جانوروں وغیرہ کے پیاسے مر جانے کا خوف ہو

(۶) پانی کو کنویں وغیرہ سے حاصل کرنے کے لیے کوئی چیز موجود نہ ہو اور نہ کنویں میں اترنے کی ہمت ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب ایسی صورتوں میں واقعۃً انسان کو پانی پر قدرت نہ ہو تو اسے تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔

دو باتوں کا مزید خیال رکھیں؛

(۱) مریض خود اپنے تجربہ یا ظنّ غالب سے واقعی مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ کرے، یا کوئی مسلمان ماہر ڈاکٹر اسے خبر دے، تب ہی اس کے لیے تیمّم کرنا جائز ہوگا۔

(۲) اگر کسی ایسے شخص کے پاس، جس پر غسل فرض ہوا ہے، صرف بقدر وضو پانی ہو یا اور کسی عذر؛ مرض وغیرہ کی وجہ سے، اس کے لیے تیمّم کرنا جائز ہو جائے، تو ہر دو صورت میں، غسل کی نیت سے جو تیمّم کیا جائے گا وہ وضو کے لیے بھی کافی ہو جائے گا اور جو پانی موجود ہے، اب اس سے وضو کرنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر اس کے بعد کوئی ایسا امر پیش آئے جس سے وضو واجب ہوتا ہے، تو اب وضو کرنا ہوگا، چونکہ وضو کے بقدر پانی پر قدرت حاصل ہے۔

(دیکھئے شامی:1/395-401)

کن چیزوں پر تیمّم جائز ہے؟

(۱) پاک زمین اور اس کی ہر ایسی جنس سے تیمّم کرنا جائز ہے جو آگ میں ڈالنے سے نہ جلے، نہ ڈھلے اور نہ نرم ہو، جیسے پتھر اور ہر قسم کی مٹی، اور جو چیزیں آگ میں ڈالنے سے جل جائیں یا ڈھل جائیں یا پگھل جائیں یا نرم ہو جائیں تو اگر ان پر گردوغبار نہ ہو تو تیمّم جائز نہ ہوگا۔ جیسے: لوہا، تانبا، سونا اور چاندی وغیرہ

(۲) اگر لوہا یا لکڑی وغیرہ پر اتنا گرد جم گیا ہو کہ اس پر ہاتھ پھیرنے سے گرد کا اثر ظاہر ہو جائے تو اس پر بھی تیمّم درست ہے

(۳) سیمنٹ، ٹائلس، پتھر، چونا-- یہ سب زمین کی جنس سے ہیں، لہٰذا اگر وہ پاک ہوں تو ان پر تیمّم جائز ہے، اگر چہ ان پر بالکل بھی گردوغبار نہ ہو۔ (شامی:1/404-407، ہندیہ:1/26-27)

نواقضِ تیمّم

وہ چیزیں جن سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے، یہ ہیں؛

(۱) کسی بھی حَدَث کے لاحق ہونے سے۔ بالفاظ دیگر جن چیزوں سے وضو اور غسل ٹوٹ جاتے ہیں، ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے

(۲) جس عذر کی وجہ سے تیمّم کرنا جائز ہے، اس عذر کے زائل ہونے سے بھی تیمّم باقی نہیں رہتا

(۳) اگر پانی پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو پانی پر قدرت حاصل

ہوتے ہی تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔جس تیمّم سے نماز پڑھنا درست ہوتا ہے،اس کے لیے یہ شرط ہے کہ تیمّم کے وقت (۱) طہارت کاملہ یا (۲) نماز پڑھنے یا (۳) اور کسی ایسی عبادتِ مقصودہ کی انجام دہی کی نیت کرے، جو بغیر طہارت کے صحیح نہیں ہوتی۔ (شامی: 1/425-427)

تیمّم کا مکمل مسنون طریقہ

اوّل پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے، پھر دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مارے، زیادہ مٹی لگ جائے تو پھونک مارکر اڑادے اور دونوں ہاتھوں کو پورے چہرہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے، ایک بال کے برابر بھی۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جائے، اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا، پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لائے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے، اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرے، پھر انگلیوں کا خلال کرے۔ اگر انگوٹھی وغیرہ پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا بھی ضروری ہے اور ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔ (دیکھئے شامی:1/401-402 زکریا، ہندیہ:1/26 وغیرہ)

☆☆☆

الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا

website: www.afif.in

مجلسِ سرپرستان

حضرت مولانا مفتی محمد اسلام صاحب قاسمی دام مجدہ

محدِّث وصدر شعبۂ عربی ادب دارالعلوم دیوبند (وقف)

حضرت مولا نا مفتی خالد سیف اللّٰہ صاحب رحمانی دام مجدہ

جنرل سکریٹری فقہ اکیڈمی، انڈیا وناظم المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد

حضرت مولانا مفتی محمود عالم صاحب مظاھری دام مجدہ

مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور (وقف)

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب فتحپوری دام مجدہ

مفتیٔ اعظم مہاراشٹر

بانی و صدر

حضرت مولانا ندیم احمد انصاری حفظہ اللّٰہ

ایم اے، جرنلسٹ